آزاد کشمیر میں اردو نعتیہ شاعری کی روایت: ایک جائزہ

Abstract:

The prophet of (S.W) has most important personality in Islam. Every Muslim love him very much. Poets show this love in their words/poetry. The poets of Azad Jammu and Kashmir has famous in their Naat Nagari.The author of the article has the analysis of Naat Nagri in Azad kashmir from start to till date.

نعت کے لغوی معنی مدح، ثنا اور تعریف کے ہیں اور اصطلاحی معنی میں نعت وہ موزوں کلام ہے جس میں حضرت محمد ﷺ کی مدح و تعریف کی جائے۔ آپ ﷺ سے منسوب کسی بھی چیز سے عقیدت اور محبت کی بدولت اہل اسلام نے نعت کو آپ ﷺ سے منسوب کر دیا۔ پس ایسی تحریر کو نعت کہا جاتا ہے جس کی نسبت آپ ﷺ سے ہو، جس میں آپ ﷺ سے عقیدت کا اظہار ہو یا پھر آپ ﷺ کی تعریف کی گئی ہو۔ نعت گوئی دراصل حضرت محمد ﷺ سے اپنی روحانی عقیدت اور جذبات کا اظہار ہے۔ ڈاکٹر فرمان فتح پوری لکھتے ہیں:

> ”نعت عربی زبان کا لفظ ہے اور اس کے لغوی معنی تعریف یا وصف بیان کرنے کے ہیں لیکن ادبیات اور اصطلاحاتِ شاعری میں نعت کا لفظ اپنے مخصوص معنی رکھتا ہے۔ یعنی اس سے صرف حضرت محمدؐ کی مدح مراد لی جاتی ہے۔ حضرت محمدؐ کی مدح چوں کہ نثر میں بھی ہو سکتی ہے اور نظم میں بھی اس لیے حضرت محمدؐ کی مدح سے متعلق نثر اور نظم کے ہر ٹکڑے کو نعت کہا جائے گا۔ اردو اور فارسی میں جب نعت کا لفظ استعمال ہوتا ہے تو اس سے مراد پ حضورؐ کی مدح لی جاتی ہے۔“(۱)

یوں ہر وہ کاوش نعت کی تعریف میں داخل ہے جس کا مرکزی سرچشمہ محبتِ رسولؐ ہو۔ نعتیہ ادب کی تاریخ بہت پرانی ہے۔ خالق کائنات کے توصیفی کلمات سے لے کر آدم علیہ السلام، انبیائے کرام، صحابہ کرام، آئمہ کرام، صوفیائے کرام، علمائے اسلام اور دیگر عقیدت مندوں نے موجودہ دور تک اپنے اپنے اسلوب اور اپنے اپنے دور میں نعت رسول ﷺ کے دیپ

جلائے رکھے۔ اس لیے نعت گوئی شعری روایت کی ایک زندہ اور متحرک صنف ہے۔اردو کی شعری روایت میں نعت گوئی کا ایک اہم مقام رہاہے۔شعرانے ہر دور اور ہر زبان میں آپ ﷺ کی شان اقدس میں اپنے اپنے انداز سے عقیدت کا اظہار کیاہے۔اردوشاعری میں کم و پیش تمام ہی مسلم شعرانے نعتیہ کلام لکھاہے جب کہ بعض شعرا کی پہچان ہی نعتیہ شاعری ہے۔جہاں تک کشمیر میں مذہبی ادب کا تعلق ہے خطہ کشمیر اپنے مذہبی پس منظر کی بدولت پوری دنیا میں مشہور ہے۔ پروفیسر احسان اکبر کے مطابق:

"کشمیری کی مزاحمت ہمیشہ کسی مذہبی قدر کے تحفظ کے لیے ہو گی۔"(۲)

مذہب اور رسالت مآب ﷺ سے کشمیریوں کی عقیدت اور وابستگی کے متعلق ڈاکٹر افتخار مغل لکھتے ہیں:

> "مذہبی اقدار کا تحفظ فی الواقع ہمیشہ کشمیریوں کی سب سے بڑی ترجیح رہا ہے ۔ کشمیریوں کو حضور رسالت مآب ﷺ سے کس قدر عقیدت ہے اس کا اندازہ کرنے کے لیے کشمیریوں کی ساری تاریخ گواہ ہے۔ جس کا ایک ثبوت تو یہ ہے کہ سری نگر میں حضرت بل کی درگاہ میں موجود رسول کریمؐ کے موئے مبارک کا اہل کشمیر نے اپنی ساری تاریخ میں اپنی سب سے عزیز متاع کے طور پر تحفظ کیاہے۔"(۳)

آزاد کشمیر کے شعرا میں نعت گوئی کا رجحان شروع سے ہی رہاہے۔اردو شاعری کے ساتھ ہی نعت گوئی کا بھی آغاز ہو جاتاہے۔بیشتر شعرانے رسولؐ سے اپنی عقیدت کا اظہار کیاہے جب کے کچھ شعرا کے پورے پورے مجموعہ ہائے کلام نعتیہ شاعری پر مبنی ہیں۔اس حوالے سے ڈاکٹر افتخار مغل لکھتے ہیں:

> "آزاد کشمیر کے ادب میں مذہب اور مذہب سے متعلقہ موضوعات، علامات ، تلازمات ، استعارات و تشبیہات ، تلمیحات اور حوالوں کا عمل دخل اور چلن کافی زیادہ رہا ہے۔ آزاد کشمیر کے بہت کم اردو شعرا ہیں جنھوں نے مذہبی اصناف (بالخصوص حمد و نعت) میں طبع آزمائی نہ کی ہو۔ تاہم بعض شعرا تو ایسے ہیں جن کے طرزِ سخن کا ایک بڑا حوالہ مذہب ہی ہے۔ ان میں سے بعض شعرا کے تو پورے پورے مجموعہ ہائے کلام ہی مذہبی نوعیت کے ہیں۔"(۴)

آزاد کشمیر میں اردو نعت گوئی کے حوالے سے قابل قدر شعری سرمایہ موجود ہے۔ ذیل میں ان نعت گو شعرا کا ذکر کیا جاتا ہے جن کے اردو نعتیہ مجموعے ہیں۔جہاں تک اردو نعت گوئی کی

روایت کا تعلق ہے تو آزاد کشمیر کی پہلی شعری تصنیف میاں غلام محی الدین کی مثنوی "گلزار فقر" (۱۱۳۱ھ) (۱۷۱۷ء) کے ساتھ ہی اردو نعت گوئی کا باقاعدہ آغاز ہو جاتا ہے۔ میاں غلام محی الدین کا تعلق آزاد کشمیر کے ضلع میر پور سے تھا۔ ان کی مثنوی نہ صرف کشمیر بلکہ شمالی ہندستان میں اردو شاعری کا نقشِ اول ہے۔ اس مثنوی کا ذکر کرتے ہوئے حافظ محمود شیرانی لکھتے ہیں:

"گجرات ودکن میں اگرچہ اردو تالیفات دسویں صدی ہجری سے شروع ہو جاتی ہیں لیکن شمالی ہندوستان میں دو صدی بعد تک ان کا پتا نہیں ملتا، دہلی میں ابھی اردو دبستان قائم نہیں ہو چکا کہ پنجاب میں لوگ اردو زبان میں مثنوی لکھنی شروع کر دیتے ہیں۔ میر پور کشمیر کے شیخ غلام محی الدین مثنوی گلزار فقر ۱۷۱۷ء۱۱۳۱ھ میں ختم کر دیتے ہیں۔"(۵)

شیخ غلام محی الدین میر پوری کی مثنوی " گلزار فقر "سے چند نعتیہ اشعار کا انداز اور نمونہ کلام ملاحظہ کیجیے:

سب گھر بار اور مال جان
حضرت اوپر کرو قربان
سرور عالم حضرت پاک
جس کوں حکم ہو الولاک
رب حبیب اپنے کی خاطر
سب خلقت کوں کیا ہے ظاہر(۶)

آزاد کشمیر کے نعت گو شعرا میں امین طارق قاسمی ایک اہم نام ہے۔ وہ ۳۰، اگست ۱۹۳۰ء کو مقبوضہ کشمیر کے ضلع پونچھ کے علمی وادبی گھرانے میں پیدا ہوئے۔ بہ طور لیکچرار اسلامیات اپنی عملی زندگی کا آغاز کیا۔ پھر آزاد کشمیر یونی ورسٹی کے شعبہ علومِ اسلامیہ سے وابستہ رہے۔ ان کے شعری مجموعے "مالا میں دھاگہ " کا آغاز ہی مدحت رسول ﷺ سے ہوتا ہے۔ ان کا ایک نعتیہ مجموعہ" رسول امیں ﷺ " بھی ہے جو کہ غیر مطبوعہ ہے۔ ان کی نعتیہ شاعری کے حوالے سے جویریہ یاسمین لکھتی ہیں:

"امین صاحب کو حمد، نعت مناجات اور منقبت کہنے کا خاص ملکہ تھا۔ ان پر قدرت کی طرف سے سجے سجائے اشعار کا نزول ہوتا تھا۔ انتہائی جذب کے عالم میں نعت کہتے اور نعت پڑھتے ہوئے عشق رسول ﷺ کی شدت سے رقت طاری ہو جاتی۔ ان کی

نعتیہ شاعری میں تعلق باالرسالت کی نشاط آگیں و روحانی کیفیات سے معمور و مخمور ہے۔"(۷)

امین طارق قاسمی یوں عقیدت کا اظہار کرتے ہیں:

محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو مظہر نور خدا کہیے
انہیں شمس الضحیٰ کہیے انہیں بدرالدجیٰ کہیے
فضائیں روح پرور ہیں درودیوار مکہ کی
مدینے کے گلی کوچوں کو باغ دلکشا کہیے (۸)

بشیر مغل (پ۔۱۹۳۱ء) کئی شعری مجموعوں کے خالق ہیں۔ان کا تعلق آزاد کشمیر ضلع میرپور سے ہے۔درس و تدریس سے وابستہ رہے۔ان کا نعتیہ مجموعہ" تہہ محراب حرم"سفر حج کے دار ان تخلیق ہونے والی حمدیہ اور نعتیہ شاعری پر مشتمل ہے۔ان کی نعتیہ شاعری غزل کی ہیت میں لکھی گئی ہے جو روایتی اور کلاسیکی اسلوب کی حامل ہے۔اس حوالے سے وہ لکھتے ہیں:

"اس کتاب کی نظمیں بیشتر ان سرمدی لمحوں کی یادگار ہیں جو اس احقر کو حج بیت اللہ اور زیارت حرم نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے موقع پر میسر آئے۔"(۹)

بزم نورانی میں چرچا جس کی تابانی کا تھا
خود خدا شاہد ہے وہ خورشید خاور ایک تھا
صبح تاباں متاع دیار نبی صلی اللہ علیہ وسلم
اللہ اللہ محبت کے یہ سلسلے (۱۰)

محمد خلیل ثاقب(پ۔۱۹۳۶ء) آزاد کشمیر کے نعت گو شعرا میں ایک اہم نام ہے۔ابتدائی تعلیم میرپور سے حاصل کی۔ ایم،اے اردو کا امتحان پنجاب یونی ورسٹی سے پاس کرنے کے ساتھ ملازمت کا آغاز پیشۂ معلمی سے کیا۔محمد خلیل ثاقب کہنہ مشق شاعر اور ملنسار انسان تھے۔شاعری کا زیادہ تر رجحان نعت کی طرف تھا۔ندائے حق،شعلہ نور،شمع رسالت کے پروانے اور گلدستہ عقیدت کے نام سے نعتیہ مجموعے شائع ہو کر داد و تحسین وصول کر چکے ہیں۔ان کے نعتیہ مجموعہ گلدستہ عقیدت کے بارے میں پروفیسر صغیر آسی لکھتے ہیں:

"آپ کی نعتوں میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور محبت کا اعتراف موجود ہے۔آپ کی نعتیہ شاعری آقا کی محبت دینِ حق کی شرط اول کے معیار پر پورا اترتی

ہے۔ نعتیہ کلام میعاری ہونے کے ساتھ ساتھ فنِ نعت گوئی کے تقاضے پورا کرتا ہے۔ آپ نے عشق رسول ﷺ میں ڈوب کر لکھا ہے اس لیے قاری آپ کے نعتیہ اشعار پڑھ کر سر شار ہو جاتا ہے اور اس کے دل میں سچی عقیدت محبت اور لگن پیدا ہو جاتی ہے۔ آپ کی نعتیہ شاعری میں قرآن و احادیث کے حوالے جابجا ملتے ہیں۔"(۱۱)

	میرے دل کا وارث حبیب ﷺ خدا ہے فدا دل نبی ﷺ پر تو جاں بھی فدا ہے نبی ﷺ وہ نبی ﷺ جو سر عرش گیا ہے بجز اس کے یہ شرف کس کو ملا ہے	(۱۲)

الطاف قریشی(۱۹۳۷ء۔۱۹۸۲ء) صاحب اسلوب شاعر تھے۔ الطاف قریشی کا نام معتبر نعت گو شعرا میں شمار ہوتا ہے۔ ان کا تعلق مظفر آباد آزاد کشمیر سے تھا۔ ۱۹۸۳ء میں ان کا نعتیہ مجموعہ " ثنا" شائع ہوا۔ یہ مجموعہ اردو نعتیہ شاعری کی روایت میں خوب صورت اضافہ ہے۔ اس کے حوالے سے ڈاکٹر افتخار مغل لکھتے ہیں:

"الطاف کا مجموعہ "ثنا" جس کو عام طور پر نعتیہ نظموں کا مجموعہ سمجھا جاتا ہے۔ در حقیقت ایک قسم کی منظوم سیرت نگاری ہے۔ اس میں عہد رسول ﷺ کے کچھ روح پرور واقعات، شخصیات اور رجحانات کے روشن ترین پہلوئوں کی جھلکیاں (Snap shots) ہیں جنھیں منظوم تصویر کشی کہنا زیادہ مناسب ہے۔"(۱۳)

جب اس مقام سے گزرے محمدؐ عربی
جہاں پہ والدہ ماجدہ کی تربت تھی
اتر کے لے گئے تشریف قبر پر حضرت
نشان قبر کو اپنے شفیق ہاتھوں سے
مرے کریم نبیؐ نے درست فرمایا
پھر اختیار میں آنسو کہاں تھے حضرتؐ کے (۱۴)

بشیر صرفی(۱۹۴۲ء۔۱۹۹۳ء) ایک اچھے نعت گو شاعر کے طور پر جانے جاتے ہیں۔ پیدائش بارہ مولہ کشمیر میں ہوئی بعد ازاں ہجرت کر کے پاکستان آ گئے۔ عملی زندگی کا

آغاز صحافت اور ریڈیو پاکستان سے کیا۔ ان کے مجموعہ ہائے کلام میں ''اجالا''، مدحت، مناجات، ورفعنا لک ذکرک، اور دیگر کلام کو ڈاکٹر شفیق انجم نے'' کلام بشیر صرفی'' کے نام سے مرتب کر کے شائع کیا ہے۔ڈاکٹر شفیق انجم ان کی نعت گوئی کے بارے میں لکھتے ہیں:

''بشیر صرفی کے شعری سرمائے کو دیکھا جائے تو اس میں اچھی بڑی تعداد میں نعتیں بھی ہیں، نعت گوئی کا فن انھیں وارثت میں ملا ہے۔اپنے دادا ملا محی الدین کاشمیری اور والد خواجہ عبدالاحد دلاور وانی کے نقش قدم پر چلتے ہوئے بشیر صرفی نے نعت گوئی اختیار کی۔ان کے اظہار عشق میں بلا کی تڑپ، خلوص اور والہانہ پن ہے۔عشق کا جو بن فنی کمال کے ساتھ مل کر ان کی نعتوں میں ایک عجب کیفیت پیدا کیے ہوئے ہے۔ایسی کیفیت جو دل کی گہرائیوں کو چھوتی اور تاثر کے نقش کو جاوداں بناتی ہے۔''(۱۵)

نگاہ لطف جو ہم پر حضور ہو جائے
تو جاں سے کاہشِ جاں کیوں نہ دور ہو جائے
ترا دیار ہو، میں ہوں اور اشک کی جھڑیاں
یہ ایک بار تو آقا ضرور ہو جائے (۱۶)

ڈاکٹر عبدالرحمن عبد(پ۔۱۹۴۴ء) آزاد کشمیر میں اردو کے مایہ ناز نعت گو شاعر ہیں۔ابتدائی تعلیم میرپور سے حاصل کی۔پیشے کے لحاظ سے وہ میڈیکل ڈاکٹر ہیں۔ ۱۹۶۸ء میں امریکہ چلے گئے اور نیویارک میں مقیم ہیں۔ڈاکٹر عبدالرحمن عبد کے شعری مجموعوں میں ''عرفان عبد''،(نعتیہ کلام ۱۹۹۱ء)،''صنم کدہ ہے جہاں''(۱۹۹۶ء)،''سرِ شاخ خیال''(۲۰۱۰ء) ،''شعلہ محبت'' شائع ہو چکے ہیں۔عرفان عبد مکمل نعتیہ مجموعہ ہے۔علاوہ ازیں بقیہ مجموعہ ہائے کلام میں بھی نعتیہ عناصر پائے جاتے ہیں۔اس حوالے سے ڈاکٹر فرمان فتح پوری لکھتے ہیں:

''ڈاکٹر عبدالرحمن عبد کے ہاں ایک خاص انداز کا آدرش اور پیغام تواتر کے ساتھ ملتا ہے۔یہ آدرش اور پیغام ایک سچے اور پکے مسلمان شاعر کا آدرش ہے اور قومی اور ملی شعور کے ساتھ دینی اور اسلامی اقدار سے پوری طرح منسلک ہے۔اپنے خاص مزاج اور طرزِ احساس کے حوالے سے علامہ اقبال، مولانا محمد علی جوہر اور مولانا ظفر علی خان کے قبیلے کے شاعر میں شمار کیا جا سکتا ہے۔''(۱۷)

ڈاکٹر عبد الرحمٰن عبد کا اردو نعتیہ مجموعہ ''عرفان عبد'' شمالی امریکہ سے شائع ہونے والا پہلا نعتیہ مجموعہ ہے۔اس حوالے سے ڈاکٹر سید تقی عابدی (کینیڈا) یوں اظہار خیال کرتے ہیں:

''ڈاکٹر عبد حقیقت میں فنافی اللہ اور فنافی الرسول ہیں۔ وہ خاندانی سرشت کے ساتھ بچپن ہی سے عاشق رسول ہیں۔ ان کی نعتیہ شاعری پر تبصرہ کرنے کے لیے ایک دفتر کی ضرورت ہے۔ آپ کا نعتیہ مجموعہ کلام ''عرفان عبد'' جو شمالی امریکہ کا پہلا مستند نعتیہ کلام ہے۔ مقبول بارگاہ ایزدی و نبوی کے علاوہ محبانِ رسالت کے لیے تحفہ بیش بہا ہے۔ جسے نعتیہ مشاعروں کے علاوہ میلاد کی محفلوں اور سماع کی محفلوں میں شہرت حاصل ہے۔ ہم اس تحریر میں صرف اس نکتہ کو واضح کرنا چاہتے ہیں کہ ڈاکٹر عبد بھی ان چند نعت گو شعرا میں شامل ہیں جو قلبی واردات کو صفحہ قرطاس پر نغمہ سنج کر کے جنت کو نفس مطمنہ کے پاک و برگزیدہ ذکر سے مطمئن کرتے ہیں۔''(۱۸)

شفیق و محسن و محب و دلبر جمیل و احسن ہیں میرے آقا ﷺ
ہے گلفشاں گلستانِ عالم کہ مایہ نازِ گلشن ہیں میرے آقا ﷺ
وقارِ انسان حبیب یزداں وہ جان ایمان وہ عینِ قرآن
خدا کی جانب سے سب جہاں پہ دلیل روشن ہیں میرے آقاؐ (۱۹)

میجر رفیق جعفری، فرزند تحسین جعفری ہیں۔ان کا تعلق علمی وادبی گھرانے سے ہے۔۱۹۴۴ء میں پونچھ میں پیدا ہوئے۔ہجرت کر کے راول پنڈی چلے آئے۔۱۹۶۴ء میں پاک آرمی میں شمولیت اختیار کی اور ۱۹۸۷ء تک عسکری خدمت کے ساتھ ساتھ علمی و ادبی سفر بھی جاری رہا۔''سب کے سب محمد ﷺ سے'' ان کا نعتیہ مجموعہ ہے جو ۲۰۱۷ء میں شائع ہوا ہے۔ان کی نعتیہ شاعری کے متعلق سید زاہد حسین جعفری لکھتے ہیں:

''، ''سب کے سب محمد ﷺ سے'' کو پڑھ کر ایسے لگتا ہے کہ شاعر نے حدیث پاک ''کلنا محمد ﷺ'' کو دل میں بسا کر نظم کر دیا ہے۔ محمد ﷺ اور اصحاب رسول ﷺ پر جو کلام رفیق جعفری نے لکھا ہے وہ الحمد اللہ ایک بامعنی، بامقصد اور جامع و مربوط مجموعہ ہے۔ جمال و جلال کی دونوں کیفیتیں موجود ہیں۔''(۲۰)

کوئی نبی اپنی آنکھ سے نہ خدا کے جلوے کو دیکھ پایا
یہ منفرد تھا اعزاز سب سے جو میرے آقاؐ کے حصے میں آیا (۲۱)

سیّد مقصود حسین راہی آزاد کشمیر کے ادبی و شعری اور مذہبی حلقوں میں نمایاں پہچان رکھتے ہیں۔ ۱۵۔ستمبر ۱۹۴۷ء کوراولا کوٹ میں پیدا ہوئے۔ بہ حیثیت لیکچرار عملی زندگی کا آغاز کیا۔ مختلف کالجوں میں تدریسی فرائض سرانجام دیتے رہے۔ کئی مجموعوں کے خالق ہیں۔ دین کی مناسبت سے ان کی شاعری مذہبی رنگ میں ڈوبی ہوئی ہے اور دل میں عشق مصطفی نے ڈیرے جمائے ہوئے ہیں۔ ان کا بیشتر کلام مدحت رسول ﷺ پر مشتمل ہے۔ پروفیسر صاحب کی نعت گوئی کے متعلق ڈاکٹر محمد اسلم یوں لکھتے ہیں:

> ''عشق رسول ﷺ کے حوالے سے اس کتاب میں بہت خوب صورت نظمیں ہیں نقش کف پا کے حوالے سے چار نظمیں ہیں اور ہر ایک میں نئی سوچ اور نئی فکر ہے۔ عشق رسول ﷺ میں ڈوبے اشعار دل و دماغ کو ترو تازہ کر رہے ہیں۔''(۲۲)

جب ہوئے پیدا ہمارے آقا پیارے مصطفی
بول اٹھے ارض و سما کہ مرحبا صد مرحبا
نور کی چادر تنی جب نور والا آ گیا
طائر سدرہ پکارے مرحبا صد مرحبا (۲۳)

پروفیسر محمد شفیق راجا (پ۔ ۱۹۵۲ء) صاحب اسلوب نعت گو شاعر ہونے کے ساتھ ساتھ ایک علمی و ادبی شخصیت بھی ہیں۔ ان کا تعلق آزاد کشمیر کے ضلع باغ سے ہے۔ ان کا اردو نعتیہ مجموعہ '' نعت کا سفر'' آزاد کشمیر میں اردو نعتیہ شاعری کی روایت میں خوب صورت اضافہ ہے۔ ان کے ہر شعر سے نبی کریم ﷺ کے ساتھ والہانہ محبت اور عقیدت ٹپکتی ہے۔ سید عطاء اللہ شاہ لکھتے ہیں:

> ''شفیق راجا ایک اچھے اور صاحب طرز شاعر ہیں، شاعری دلی جذبات کی عکاس ہوتی ہے جسے عارفین ادب عشق کا نام دیتے ہیں، جذبے میں دین و ایمان غالب ہوں تو عشق مجازی سے عشق حقیقی ہو گا، شفیق راجا کی نعتیہ شاعری در حقیقت عشق کی اسی آنچ سے عبارت ہے، نعتیہ شاعری میں عشق مصطفی کا جذبہ ہی کار فرما ہوتا ہے، اور یہ جذبہ اللہ تعالیٰ نے شفیق راجا کو ودیعت کر رکھا ہے، پوری محبت و اخلاص اور آداب کا لحاظ رکھتے ہوئے نعتیں کہی ہیں، ان کے عشق حقیقی کا اظہار ان کے دل سے نکلے ہوئے ان اشعار سے ہوتا ہے۔''(۲۴)

دل جگر پیش کروں، سود وزیاں پیش کروں

ان کی رحمت کے حضور ،اشک رواں پیش کروں
میرے دامن میں نہیں کچھ بھی ان اشکوں کے سوا
ہدیہ سوختہ جاں شاہِ جہاں پیش کروں (۲۵)

آزاد کشمیر کے ادبی و شعری حلقوں میں زاہد کلیم کا نام کسی تعارف کا محتاج نہیں ہے۔وہ ۲۶ جنوری ۱۹۵۴ء کو مظفر آباد میں پیدا ہوئے۔زاہد کلیم شاگرد جوش ہیں اور نعت گو شعرا میں نمایاں مقام رکھتے ہیں۔ ان کے کئی شعری مجموعہ ہائے کلام شائع ہو کر ادبی حلقوں میں شہرت اور داد تحسین حاصل کر چکے ہیں۔ان کا مجموعہ ''روح انقلاب'' ایک نعتیہ مسدس ہے۔ نعتیہ شاعری میں ہیت مواد ، اسلوب اور فکرو فن کے اعتبار سے نہایت ہی اچھا اور خوب صورت اضافہ ہے۔ڈاکٹر عبد الکریم ان کی نعت گوئی کے حوالے سے لکھتے ہیں:

''روح انقلاب مایہ ناز شاعر ، فرزندِ محمد خاں نشترؔ اور شاگردِ جوش کی نعتیہ مسدس ہے۔ اس مسدس کو پڑھ کر ذہن علامہ اقبال کی مسدس ، شکوہ اور جواب شکوہ کی طرف جاتا ہے اور زاہد کلیم کا تاریخی شعور بھی سامنے آتا ہے۔اس نعتیہ مسدس میں زاہد کلیم نے والہانہ انداز میں آمد مصطفٰی کو بیان کیا ہے اور یہ اظہار بہت کم شعرا کے ہاں ملتا ہے۔ یہ انداز صرف عقیدت کو بیان نہیں کرتا بلکہ اس کے ساتھ ساتھ اس مقصدیت کو سامنے لاتا ہے جو رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت میں سامنے آیا۔''(۲۶)

زاہد کلیم نے کس خلوص ، محبت اور اپنائیت کے ساتھ حضور پاکؐ پر عقیدت کے پھول نچھاور کیے ہیں۔ اندازِ بیان اور خلوص کی جھلکیاں ان اشعار دیکھی جاسکتی ہیں:

خیر الانام و عالی مقام و نشاں حق
باد بہار رحمت رنگینی شفق
مقصود حق و باعث تخلیق کائنات
انوار ذوالجلال و شہنشاہ شش جہات (۲۷)

طاہر قیوم طاہر (پ۔۱۹۵۶ء) آزاد کشمیر میں اردو نعت گوئی میں ایک نمایاں نام ہے۔ان کا تعلق مظفر آباد سے ہے۔ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس (ڈی آئی جی) کے عہدہ پر رہ چکے ہیں۔ ان کے پانچ اردو نعتیہ مجموعہ ہائے کلام (اظہار عقیدت ، اظہار محبت ، جشن میلاد محمد ہے مناؤلوگو ، اظہار چاہت اور اظہار الفت) سب کے سب خوب صورت اور ایمان افروز نعتیہ گلدستے ہیں۔ جن

میں انھوں نے حسن و جمال کو مختلف پہلوئوں اور مختلف کیفیتوں سے بیان کیا ہے۔ ان کے نعتیہ مجموعے ان کی دلی محبت اور تڑپ کے عکاس ہیں عشق رسول ﷺ میں ڈوب کر نعت کہتے ہیں ان کی پوری شاعری کا محور و مرکز عشق رسول ﷺ اور عشق رسالت ﷺ ہے ان کے تمام مجموعہ ہائے کلام سے عقیدت، محبت، چاہت اور الفت ٹپکتی دکھائی دیتی ہے۔

ان کے جو بھی غلام ہوتے ہیں
وقت کے وہ امام ہوتے ہیں (۲۸)

طاہر قیوم طاہر کی شاعری کے حوالے سے افضل شاہد لکھتے ہیں:

> ”طاہر قیوم طاہر کی شاعری کا دائرہ حمد و نعت اور منقبت تک ہی محدود ہے، اس میں بھی نعت رسولؐ سے خصوصی شغف ہے، گویا ان کا دل عشق رسولؐ سے لبریز ہے، انھیں ناز ایک اعلیٰ پولیس آفیسر ہونے پر نہیں بلکہ حضورؐ کا ثنا خواں ہونے پر ہے۔“(۲۹)

خواجہ محمد عارف کا تعلق آزاد کشمیر کے ضلع میرپور سے ہے۔ جنوری ۱۹۶۰ء میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم میرپور سے حاصل کی۔ ایف ایس۔ سی کے بعد تلاشِ معاش کی خاطر برطانیہ چلے گئے۔ برمنگھم جا کر انہیں ایسا علمی و ادبی ماحول ملا جس نے ان کے ذہنی گوشوں کو مزید منور کیا۔ وہ لکھتے ہیں:

> ”برمنگھم میں خوش قسمتی سے احباب کا ایک ایسا حلقہ موجود تھا جو اکثر خالص نعتیہ محافل کا اہتمام کرتا رہتا تھا۔ ان کی عام ادبی محفلیں بھی کبھی ذکر رسول ﷺ سے خالی نہیں ہوتی تھیں۔ ایسے ماحول میں مجھے بھی نعت کہنے کی تحریک اور توفیق ہوئی اور ایک مجموعہ تیار ہو گیا۔“(۳۰)

خواجہ محمد عارف ایک اچھے انسان اور سچے شاعر ہیں۔ نعت گوئی ان کا خاص میدان ہے۔ ”سعادت“ ان کا نعتیہ مجموعہ ہے جو ۲۰۰۶ء میں شائع ہوا۔ اس اردو نعتیہ شعری مجموعے میں ان کے جذبات اور الفاظ عشق رسول ﷺ میں ڈوبے ہوئے نظر آتے ہیں۔ یہ کہا جا سکتا ہے کہ سرکار دو عالم سے آپ کا سچا عشق پیکر شعر میں ڈھل کر ”سعادت“ کی صورت میں سامنے آیا۔۔ ان کی شاعری پر علامہ اقبال کے افکار کے گہرے اثرات پائے جاتے ہیں۔ قرآنی آیات اور احادیث کے

جابجا حوالے دیتے ہیں۔ ان کا یہ اردو نعتیہ مجموعہ (سعادت) دین اسلام اور رسول ﷺ کے ساتھ گہری محبت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ڈاکٹر عطش درانی کے مطابق:

"نعت گوئی کے سفر میں محمد عارف قیام پاکستان کے فوری بعد کے شعراء کے روایتی انداز کے ساتھ قدم ملا کر کھڑے ہیں جس میں تاثرات اور محسوسات کو بیان کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔اس انداز میں رعایت لفظی کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ان کے ان کے انداز پر قدیم رنگ سخن کے بڑے اثرات ہیں۔ کیف، جذب اور تلاطم کا اظہار ہے۔ زبان کو انھوں نے بڑی سادگی سے برتا ہے۔ یہ رنگ دردؔ کاکوروی کے ہاں پایا جاتا ہے۔ محمد عارف کی نعت گوئی دردؔ کاکوروی اور بہزادؔ لکھنوی کے اسالیب کے درمیان کہیں جگہ رکھتی ہے۔"(۳۱)

خواجہ محمد عارف کی نعتیہ شاعری سے معلوم ہوتا ہے کہ انھیں دینی باتوں کا وسیع علم ہے بلکہ وہ انھیں بہ طور تبلیغ دین اپنے اشعار میں بیان کرتے نظر آتے ہیں۔

نسل آدم کو ملا اسمِ محمد ﷺ سے وقار
کن فیکون کے کھلے آپ ﷺ کے دم سے اسرار (۳۲)

ایاز عباسی ۸۔ دسمبر ۱۹۶۲ء کو پیدا ہوئے۔ ضلع باغ سے تعلق ہے۔بنک میں ملازمت کرتے ہیں۔خوب صورت لب ولہجہ کے نعت گو شاعر ہیں۔نعتیہ مجموعہ "ظہور" ۲۰۰۵ء میں شائع ہو کر شہرت حاصل کر چکا ہے۔ان کی نعتوں میں سرکار دو عالم ﷺ سے گہری وابستگی اور اپنا پن موجود ہے۔ آقا ﷺ کے شمائل، خصائل اور فضائل کو نعتیہ شاعری میں بیان کر کے لوگوں کو سیرت نبی ﷺ کی طرف متوجہ کرتے ہیں۔

اس زمانے نے تو بس مار ہی ڈالا ہوتا
مصطفی نے نہ اگر ہم کو سنبھالا ہوتا
مرحبا آمدِ سرکار زمانے نے کہا
آپ ﷺ نہ آتے تو کہاں ایسا اجالا ہوتا (۳۳)

آزاد کشمیر کے نعت گو شعرا اور نعت گوئی کی روایت میں ایک اہم نام سید رضوان حیدر بخاری کا بھی ہے۔ آپ کا تعلق آزاد کشمیر کے ضلع حویلی سے ہے۔۲مئی ۱۹۶۵ء کو پیدا ہوئے۔ آپ کی نعتیہ شاعری، رسالت ﷺ کی محبت سے لبریز ہے۔ آپ کی نعتیہ شاعری میں شمائل، خصائل اور فضائل کے ساتھ ساتھ واقعات نبی ﷺ ، تعلیمات نبی ﷺ، مدینہ منورہ کی پر کیف روحانی فضا کا ذکر اور دیار حبیب ﷺ کے شوق کا اظہار جیسے موضوعات شامل ہیں۔ تین اردو نعتیہ مجموعہ

ہائے کلام شائع ہو چکے ہیں جب کہ چوتھا اردو نعتیہ مجموعہ "گلدستہ آرزو" زیر ترتیب ہے۔پروفیسر غلام احمد بخاری، سید رضوان حیدر بخاری کی نعتیہ شاعری کے متعلق یوں لکھتے ہیں:

> "سیّد رضوان حیدر بخاری کا پہلا نعتیہ مجموعہ کلام "مضرابِ آرزو" چھپ کر منظر عام پر آیا اور آزاد کشمیر و پاکستان میں داد و تحسین پا کر ان کی پہچان بنا۔اس کے بعد دوسرا نعتیہ مجموعہ "ضیاءِ طیبہ" مارکیٹ میں آیا جو ان کی پہچان بنا اور تیسرا مجموعہ "کرم حضور کا ہے" بھی ان کی نعتیہ شاعری پر مشتمل ہے۔نعت گوئی ان کا خاص موضوع ہے جو عقیدے اور عقیدت دونوں کی ترجمانی کرتا ہے۔"(۳۴)

آقا ﷺ سے محبت اور شگفتگی کے لازوال اور اٹوٹ رشتوں کا اظہار رضوان حیدر کے ہاں بڑی خوب صورتی اور زور دار انداز میں ملتا ہے۔ذیل کا شعر دیکھیں نبی ﷺ کی محبت کس طرح ان کے جذبوں میں رواں ہے:

گنہگاروں کو روزِ حشر کی یارو عید آئی
محمد ﷺ آئے تو رحمت کا سایہ ساتھ ہی آیا (۳۵)

سردار فیاض الحسن کا تعلق آزاد کشمیر کے ضلع مظفر آباد سے ہے۔یکم اپریل ۱۹۶۹ء کو مظفر آباد میں پیدا ہوئے۔جامعہ آزاد کشمیر سے ایم۔اے انگریزی کا امتحان پاس کیا۔امریکہ سے انگریزی میں پی ایچ۔ڈی کی ڈگری حاصل کی۔بہ حیثیت لیکچرار کالج اپنی عملی زندگی کا آغاز کیا۔جامعہ آزاد کشمیر شعبہ انگریزی کے ساتھ کچھ عرصہ وابستہ رہے۔پھر سعودی عرب میں قصیم یونی ورسٹی کے ساتھ منسلک رہے۔ڈاکٹر صاحب کا اردو نعتیہ مجموعہ "ذوق عرفان" (۲۰۰۵ئ) شائع ہوا۔سردار فیاض الحسن بنیادی طور پر انگریزی کے پروفیسر ہیں۔لیکن اردو زبان اور علوم دینیہ سے محبت ان کے ایک ایک لفظ سے عیاں ہے۔پروفیسر ڈاکٹر ندیم حیدر بخاری سردار فیاض الحسن کی نعتیہ کتاب "ذوق عرفان" کے بارے میں یوں لکھتے ہیں:

> "فیاض الحسن نے نعت محمد ﷺ کے ذریعے اپنے دل و دماغ کی رونمائی کی ہے۔یہ بلاشبہ ایک سچے عاشق رسول ﷺ کا ہی خاصہ ہے۔فیاض الحسن کی نعت میں محبت و عقیدت کے ساتھ ساتھ ترنم کا پہلو بھی بہت نمایاں ہے جو ان کی نعت کو دوسرے شعرا سے منفرد بناتی ہے۔نعت کہنا آسان کام نہیں ہے اس میں روح تک کی محبت شامل ہو تو یہ اپنا رنگ دکھاتی ہے۔فیاض نے کمال کر دکھایا۔نہ صرف اپنی محبت کو تعریف رسول ﷺ میں سمو دیا بلکہ اس میں قاری کے دلوں میں نغمگی کا احساس

بھی پیدا کر دیا۔ سیرت نبی ﷺ کے مختلف پہلوئوں کو فیاض نے بڑی خوب صورتی سے اپنی نعت میں سمو دیا ہے اور نعت کا حق ادا کر دیا ہے۔"(۳۶)

میرے لیے سرکار ﷺ کی سیرت ہے نمونہ
ملتا ہے سکوں مجھ کو سرِ شہر مدینہ (۳۷)

گزشتہ سطور میں آزاد کشمیر کے صاحب کتاب نعت گو حضرات کا مختصر تعارف اور نمونہ کلام پیش کیا گیا ہے، ان کے علاوہ بھی سیکڑوں اور نام بھی موجود ہیں جنھوں نے سرور کونینؐ سے محبتوں کا اظہار کیا ہے، نعت کہنا، نعت لکھنا اور نعت پڑھنا سعادت کی بات ہے۔ اردو نعتیہ شاعری کے حوالے سے آزاد کشمیر کے شعرا کا کلام یہ ثابت کرتا ہے کہ آزاد کشمیر کے بیشتر شعرا نے مذہبی اقدار کے تناظر میں شعر و سخن کے پھول کھلائے ہیں۔ تمام شعرا کا کلام محاسن شعری سے مالا مال دکھائی دیتا ہے۔ شعرا نے حضور اکرمؐ کے اوصاف و کمالات کے بیان کے ساتھ ساتھ ان کی سیرت کے بعض اہم پہلوؤں کو بھی اجاگر کیا ہے۔ معجزات کو توجہ کا مرکز بنایا ہے۔ تلمیحات کے ذریعے مختلف غزوات اور دوسرے کارناموں پر بھی روشنی ڈالی ہے۔ تخیل کی پرواز کو شرعی حدود و قیود کے اندر رکھا ہے۔ راستی کا دامن تھامے ہوئے ہیں اور حضور اکرمؐ کی تعلیمات کو پیش نظر رکھا ہے۔ سرور انبیاؐ سے محبت کے باب میں آشفتگی کی بجائے شیفتگی اور شوریدگی کی بجائے سپردگی کا مظاہرہ کیا ہے۔ رسولؐ کے ذکر میں جوش کے ساتھ ہوش کو بھی ملحوظ رکھا ہے۔ محاسن شعری کے استعمال کے ساتھ ساتھ جوش محبت و عقیدت کا اظہار بھی کیا ہے۔ نعتیہ کلام فنی محاسن کے پردوں میں خلوص و عقیدت میں ڈوبا ہوا ہے۔ لب و لہجہ کی چاشنی، فنی خوبیوں اور والہانہ پن سے شعرا نے نعتیہ کلام کے پر کیف نمونے پیش کیے ہیں۔ تمام تر نازک خیالی کے باوجود ادب و احترام کا دامن ہاتھ سے چھوٹنے نہیں پایا۔ مختصر یہ کہ فنی و فکری حسن سے مزین تمام نعتیہ کلام کا ایک ایک لفظ کیف سرمدی کے آب مقدس میں ڈوبا ہوا ہے۔ کوئی شک نہیں کہ آزاد کشمیر کے اردو نعت گو شعرا نے کیف و مستی و دلآویزی کی کیفیت پیدا کی ہے۔ عشق رسول ﷺ، شمائل رسول ﷺ، خصائل رسول ﷺ، فضائل رسول ﷺ، سفر مدینہ، روضہ رسول ﷺ، مدینے کے مناسبات، زیارت کا اشتیاق کا حضور پاک ﷺ کی محبت اور عقیدت میں ڈوب کر اظہار کیا ہے۔

حوالہ جات

۱۔ فرمان فتح پوری،ڈاکٹر،اردو نعتیہ شاعری،گنج شکر پریس،لاہور،۲۰۰۷ء،ص ۱۲

۲۔ احسان اکبر،جموں کشمیر ہمارا اکیسویں صدی میں داخل،س،ن،ص ۱۴

۳۔ افتخار مغل،ڈاکٹر،کشمیر میں اردو شاعری،غیر مطبوعہ مقالہ برائے ایم۔فل،علامہ اقبال اوپن یونی ورسٹی اسلام آباد،۱۹۹۵ء،ص ۱۳

۴۔ افتخار مغل،ڈاکٹر،کشمیر میں اردو شاعری،غیر مطبوعہ مقالہ برائے ایم۔فل،علامہ اقبال اوپن یونی ورسٹی اسلام آباد،۱۹۹۵ء،ص ۱۴

۵۔ حافظ محمود خاں شیرانی،پنجاب میں اردو،سنگ میل پبلی کیشنز،لاہور،ترتیب و تدوین محمد اکرام چغتائی،۲۰۰۵ء،ص ۷۶

۶۔ غلام محی الدین،گلزار فقر،مرتب ڈاکٹر شفیق انجم،الفتح پبلی کیشنز اسلام آباد ۲۰۱۱ء،ص ۱۷

۷۔ مین طارق قاسمی،پروفیسر،مالا میں دھاگہ،ڈاکٹر محمد رفیع الدین مرکز تحقیقات، گورنمنٹ کالج میرپور،۲۰۱۴ء،ص ۲۰

۸۔ ایضاً ص ۲۰

۹۔ بشیر مغل،تہہ محراب حرم،پبلشرز۔۔ندارد،افضل پور،۱۹۹۴ء،ص ۱۴

۱۰۔ بشیر مغل،تہہ محراب حرم،پبلشرز۔۔ندارد،افضل پور،۱۹۹۴ء،ص ۳۶

۱۱۔ صغیر آسی،پروفیسر،شعرائے کشمیر،الفضل کتاب گھر،آزاد کشمیر،۱۹۹۳ء،ص ۲۵

۱۲۔ محمد خلیل ثاقب،گلدستہ عقیدت،نواب سنز پبلی کیشنز،راول پنڈی ص ۳۷

۱۳۔ افتخار مغل،ڈاکٹر،کشمیر میں اردو شاعری،غیر مطبوعہ مقالہ برائے ایم۔فل،علامہ اقبال اوپن یونی ورسٹی اسلام آباد،۱۹۹۵ء،ص ۴۳

۱۴۔ الطاف قریشی،ثنا،اعطیار پبلی کیشنز،مظفر آباد،۱۹۸۳ء،ص ۴۵

۱۵۔ شفیق انجم،ڈاکٹر،مقدمہ،مشمولہ،کلام بشیر صوفی،مرتب شفیق انجم،ڈاکٹر،۲۰۱۰ء، ص ۳۴

۱۶۔ کلام بشیر صوفی،مرتب شفیق انجم،ڈاکٹر ۲۰۱۰ء،ص ۳۴

۱۷۔ فرمان فتح پوری،ڈاکٹر،فلیپ،مشمولہ،سرِ شاخ خیال،از ڈاکٹر عبدالرحمن عبد،نیویارک اردو انجمن،نیویارک،۲۰۱۰ء،ص ۵

۱۸۔ سید تقی،ڈاکٹر،فلیپ،عبدالرحمن عبد،عرفان عبد،نیویارک اردو انجمن،نیو یارک،۱۹۹۱ء،ص ۳۷

۱۹۔ عبدالرحمن عبد،عرفان عبد،نیویارک اردو انجمن،نیویارک،۱۹۹۱ء،ص ۳۷

۲۰۔ زاہد حسین سید، فلیپ،مشمولہ،سب کے سب محمد سے،ازرفیق،جعفری،میجر،ایس ٹی پرنٹرز،گوالمنڈی راول پنڈی،۲۰۱۷ء،ص ۳۴

۲۱۔ رفیق، جعفری، میجر، سب کے سب محمد سے، ایس ٹی پرنٹرز، گوالمنڈی راول پنڈی، ۲۰۱۷ء ، ص۴۶

۲۲۔ محمد اسلم، ڈاکٹر، فلیپ، مشمولہ ،صہبائے عشق، از سید مقصود حسین مقصود راہی، اظہار سنز پرنٹر، لاہور، ص۶۷

۲۳۔ صہبائے عشق، سید مقصود حسین مقصود راہی، اظہار سنز پرنٹر، لاہور، ص۱۵

۲۴۔ سیّد عطا اللہ شاہ، فلیپ، مشمولہ ،نعت کا سفر، از شفیق راجا، پروفیسر،، ادارہ نکس، میرپور، ۲۰۱۵ء، ص۳۶

۲۵۔ شفیق راجا، پروفیسر، نعت کا سفر، ادارہ نکس، میرپور، ۲۰۱۵ء، ص۵۴

۲۶۔ عبدالکریم، ڈاکٹر، نعتیہ مسدس روح انقلاب اور زاہد کلیم، مشمولہ ،نعت رنگ، مرتب سید صبیح الدین رحمانی، سلور جوبلی نمبر شمارہ نمبر ۲۵ اگست ۲۰۱۵، ص۶۸۱

۲۷۔ زاہد کلیم، روح انقلاب، قلم دوست پبلی کیشنز، اردو بازار لاہور، ۲۰۰۸ء، ص۲۳

۲۸۔ افضل شاید، فلیپ ، مشمولہ ،اظہار چاہت از طاہر قیوم طاہر،، ٹاپ ماونٹن پرنٹر اینڈ پبلی کیشنز ،لاہور، ۲۰۱۵ء، ص۴۵

۲۹۔ طاہر قیوم طاہر، اظہار چاہت، ٹاپ ماونٹن پرنٹر اینڈ پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۱۵ء، ص۳۴

۳۰۔ محمد عارف ،خواجا، فلیپ، مشمولہ، سعادت از محمد عارف ،خواجا ، تعبیر پبلی کیشنز، میرپور، ۲۰۰۶ء، ص۳۲

۳۱۔ عطش درانی، ڈاکٹر، فلیپ، مشمولہ ،، سعادت، محمد عارف ،خواجا ، تعبیر پبلی کیشنز، میرپور، ۲۰۰۶ء، ص۱۱

۳۲۔ محمد عارف، خواجا، سعادت، تعبیر پبلی کیشنز، میرپور، ۲۰۰۶ء، ص۱۲

۳۳۔ ایاز احمد عباسی، ظہور، خزینہ علم وادب لاہور، ۲۰۰۵ء، ص۱۴

۳۴۔ غلام احمد بخاری، پروفیسر، فلیپ، مشمولہ، کرم حضور کا ہے از رضوان حیدر، سید،، میٹرکس پبلی کیشنز، راول پنڈی، نومبر ۲۰۱۷ء، ص۱۳

۳۵۔ رضوان حیدر، سید، کرم حضور کا ہے، میٹرکس پبلی کیشنز، راول پنڈی، نومبر ۲۰۱۷ء، ص۳

۳۶۔ ندیم حیدر ،ڈاکٹر، بخاری ،فلیپ، مشمولہ، ذوق عرفان از سردار فیاض الحسن، اتفاق پرنٹنگ پریس، مظفر آباد، ۲۰۰۵ء، ص۱۴

۳۷۔ فیاض الحسن، سردار، ڈاکٹر، ذوق عرفان، اتفاق پرنٹنگ پریس، مظفر آباد، ۲۰۰۵ء، ص۱۰